© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

ترجمان القرآن کی اشاعت کو اب پورے تین سال گذر چکے ہیں۔ اور محرم ۱۳۵۵ھ سے اس کی زندگی کا چوتھا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جو انعامات ہوئے ہیں ان کا شکر بجا لانا میرا پہلا فرض ہے۔ اول تو یہی احسان کیا کم ہے کہ ایک حقیر گنہگار بندے کو دین حق کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا گیا، حالانکہ اگر انتخاب کا مدار علم، تقویٰ، اخلاص اور کمالات ظاہری و باطنی پر ہوتا تو شاید میں آخری شخص ہوتا جس کی طرف نگہ انتخاب مائل ہوتی۔ پھر اس پر مزید احسان یہ ہے کہ میری تمام کوتاہیوں کی تلافی اپنے فضل و انعام سے کی گئی۔ بے علم تھا، تو علم عطا کیا گیا، ناواقف راہ تھا، راہ راست کی طرف ہدایت بخشی گئی۔ کمزور اور پست ہمت تھا، صبر و ثبات اور استقامت کی توفیق دی گئی۔ بے سرو سامان اور بے یار و مددگار تھا، خزانہ غیب سے ہر ہر قدم پر سرو سامان بہم پہنچایا گیا، اور ہر مشکل کو ایسے ایسے طریقوں سے آسان کیا گیا کہ میری فکر و تدبیر کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا۔ یہ تو وہ احسانات ہیں جن کو میں جانتا ہوں، اور ان کا بھی پورا پورا شکر ادا کرنا میری قدرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے باہر ہے۔ رہے وہ بے شمار احسانات جن کی مجھ کو خبر تک نہیں، تو ان کا شکر کیسے بجا لاؤں۔ بجز اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ

شکر نعمتہائے تو چند انکہ نعمتہائے تو

مگر حق تعالیٰ اپنے فضل و احسان میں جیسا فیاض ہے، یہ بندہ اس سے فضل و احسان کی طلب میں ویسا ہی حریص ہے۔ اس نے جو کچھ دیا ہے اس پر شکر ضرور ہے مگر قناعت نہیں۔ خدا کے مقابلہ میں قناعت کیسی؟ اس کو اپنے غنا پر ناز ہے تو بندے کو بھی اپنے فقر پر ناز ہے۔ اس کا فیض بے پایاں ہے تو بندے کی احتیاج بھی بے پایاں ہے۔ وہ دینے سے نہیں تھکتا تو بندہ مانگنے سے کیوں تھکے؟ اور اس سے نہ مانگے تو پھر کس سے مانگے؟ میں علم کا پیاسا ہوں، اور اس پیاس کو بجھانے والا اس کے سوا کوئی نہیں۔ میری عقل و فہم میں ہزاروں کوتاہیاں ہیں اور ان کو دور کرنے والا اگر کوئی ہے تو وہی ہے۔ میرا دل بے چین ہے، میری روح مضطرب ہے، میرا دماغ سکون سے محروم ہے، خدا ہی ہے جو اس بیماری کا مداوا کر سکتا ہے۔ میں گناہوں میں گھرا ہوا ہوں، میرے عمل میں لاکھوں خامیاں ہیں، میری فطرت کی کمزوریاں قدم قدم پر مرضاتِ الٰہی کے اتباع سے مجھکو روکتی ہیں۔ خدا کے سوا کوئی نہیں جو میرے ان عیوب کی اصلاح کرے اور عمل صالح کی توفیق بخشے۔ میں اس سے خلوصِ نیت کا طلب گار رہوں، صحتِ فکر اور سدادِ نظر مانگتا ہوں۔ الحب فی اللہ والبغض للہ کی توفیق چاہتا ہوں۔ میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے بندوں سے بے نیاز کر کے صرف اپنا نیاز مند بنائے۔ محبت اور خوف اور طمع کا تعلق سب سے توڑ کر صرف اپنے ساتھ جوڑ دے، اور اپنی قوت و طاقت عطا فرمائے کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں اپنے دل کے سب حوصلے نکال سکوں۔ وَادْعُوْ رَبِّیْ عَسٰٓی اَنْ لَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماہ گذشتہ میں میری صحت کی خرابی اس حد تک پہنچ گئی کہ مجبوراً رسالہ کی اشاعت ملتوی کرنی پڑی۔ اگرچہ یہ التوا مجھ کو بھی ناگوار ہوا، اور ترجمان القرآن کے ان ناظرین کو بھی ناگوار ہوا ہوگا جو گہری دلچسپی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتے ہیں، لیکن حالات کچھ ایسے تھے کہ اشاعت روکنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ یہ رسالہ جس معیار پر مرتب کیا جا رہا ہے اس کو برقرار رکھنا اور جو مقصد اس کے پیش نظر ہے اس کو پورا کرنا ایک تنہا انسان کے بس کا کام نہیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ اہل علم اور اہل درد اصحاب کی ایک اچھی خاصی جماعت مسائل کی تحقیق اور مضامین کی تحریر میں مدد دینے والی ہو۔ مگر یہاں حال یہ ہے کہ جماعت تو درکنار، ایک شخص بھی مستقل طور پر میری مدد کرنے والا نہیں ہے۔ کمی اشاعت کی وجہ سے رسالہ کی مالی حالت ایسی نہیں کہ کوئی مددگار رکھا جا سکے اور بدقسمتی سے رسالے کے قلمی معاونین کا حلقہ بھی تنگ ہے۔ تنہا میری ذات پر رسالہ کی ادارت کا پورا بار پڑ گیا ہے۔ مسلسل تین سال سے اس محنت شاقہ کو برداشت کر رہا ہوں، اور اس مدت میں ایک دن بھی مجھ کو آرام نصیب نہیں ہوا ہے۔ ایک انسان زیادہ سے زیادہ جتنا کام کرسکتا ہے، وہ اب تک میں نے کیا اور انشاء اللہ آئندہ بھی کروں گا، مگر اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرے دل اور دماغ کی تمام قوتیں جواب دے رہی ہیں۔ گذشتہ مہینہ یہ کیفیت اتنی بڑھ گئی تھی کہ مجبوراً مجھ کو بالکل کام چھوڑ دینا پڑا۔ اب پھر اپنے اندر کچھ قوت پاتا ہوں، اور اللہ کی مدد کے بھروسہ پر کام شروع کر دیا ہے۔ اگر بارگاہ خداوندی میں یہ کام مقبول ہے تو یقیناً اس کو جاری رکھنے کے لیے وہیں سے کوئی انتظام ہو جائے گا۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ وَاِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

پچھلے دنوں تبدیل آب و ہوا کے لیے بیدر اور اس کے نواحی میں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ شہر تقریباً دو سو برس تک اسلامی تمدن و تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء، صلحاء، سپہ سالار

© rasailojaraid.com